سلسلہ مطبوعات صوفی نمبر ۱۵

اردو ترجمۂ رسالہ

آداب المریدین

از تصنیف لطیف

شیخ الاکبر حضرت مولانا محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ

مترجمہ

مولوی غلام ربانی صاحب لودھی بی اے علیگ

باخذ جملہ حق حقوق دوامی

صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤالدین نے

زیر اہتمام ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں مولوی عبدالرشید صاحب

کے اہتمام سے چھپوایا

تعداد ایک ہزار

بار اول

(قیمت ۱۲)

صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ پنڈی بہاؤالدین پنجاب

یہ کتاب اور سونے گرنادر و بیش قیمت کتابیں صوفی پرنٹنگ کمپنی کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہیں اس کے اراکین جنہوں نے پچیس ۲۵ یا زیادہ حصے خریدے حسب ذیل اصحاب ہیں!

(۱) حضرت سجادہ نشین صاحب جلالپور شریف (۲) کپتان جمال الدین صاحب بہادر آئی ایم ایس آگرہ (۳) جمعدار عطا محمد صاحب سالمن بہوڑ ۱۴ فرانٹیر فورس علی پور (۴) ایم ایم اسلم خانصاحب پروفیسر سینٹ جونس کیمبرج کالج (۵) ملک دیارام صاحب پنجاب پولیس گجرات (۶) چوہدری عالم الدین صاحب آف سہنہ انسپکٹر ڈاکخانہ جات لورالائی بلوچستان (۷) شیخ محمد ممتاز صاحب قلعہ وقتی بیرسٹرایٹ لاء گجرات (۸) ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور (۹) پروفیسر شیخ محمد جمیل صاحب اوورسیر کنووچی آئی پی ریلوے (۱۰) رحمت علی خانصاحب پریزیڈنٹ مسلم ایسوسی ایشن آف امریکہ (۱۱) ایک خاتون معرفت ایڈیٹر صاحب صوفی (۱۲) ملک محمد اکرم خانصاحب تہ منیدار پنڈی بہاؤالدین (۱۳) اسفور خان صاحب کیلی فورنیا امریکہ (۱۴) پسران ملک محمد الدین ایڈیٹر صوفی مشترک نام سے (۱۵) محمد عبدالستار صاحب جنرل مرچنٹ لداخ (۱۶) ڈاکٹر عبدالواحد صاحب پولرڈ سپنسری سرینگر کشمیر (۱۷) باغ دین صاحب یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ (۱۸) نور الدین صاحب براڈرک امریکہ (۱۹) فوجدار خاں صاحب براڈرک امریکہ (۲۰) ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی (۲۱) پیر بخش ولد فیض محمد صاحب براڈرک یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ (۲۲) سردار محمد عبداللہ خاں صاحب بہادر لوکل انسپکٹر آفیسر اکونٹس بصرہ (۲۳) مولانا محمد محی الدین صاحب ریٹائرڈ چیف جسٹس ہائیکورٹ حیدرآباد دکن حال دہلی (۲۴) ڈاکٹر عبدالرشید صاحب خلف الرشید چنگو میاں صاحب ایچ ایم بی بلگام الہ بوبلی دھارواڑ (۲۵) نور محمد عبداللہ صاحب لکھنا سوتی میمن وارڈر دو بمبئی ۳ (۲۶) الٰہی خاں صاحب نصیر احمد خانصاحب معرفت تحصیلدار صاحب موگہ (۲۷) صدیق احمد خاں صاحب ایچ پی یو معرفت تحصیلدار صاحب موگہ (۲۸) مولوی محمد حسین صاحب خوشنویس عالمگڈھ ضلع گوجرانوالہ۔ (۲۹) منشی وہاب بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ جی آئی پی ریلوے (۳۰) نواب علی خاں صاحب نامپلی دیوی باغ حیدرآباد دکن (۳۱) احمد محی الدین صاحب ولد محمد عثمان صاحب محرر رجسٹری کنز ضلع اورنگ آباد (۳۲) بابو بالدس جیہ صاحب ہیڈ کلرک سپلائی و ٹرانسپورٹ بوشہر ایران (۳۳) محمد جان مشوانی صاحب براڈرک امریکہ (۳۴) محمد ابراہیم کاکازئی صاحب زمیندار و آنریری مجسٹریٹ میر پور خاص سندھ (۳۵) مہر الدین صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین۔ ولا عدوان الا علی الظلمین۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ وصحبہ وسلم +

اما بعد۔ اے مرید اے طالب رشد و ہدایت تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ تمہارے کونسے امور لابدی و ضروری ہیں۔ ان اوراق میں میں نے تمہارے سوال کا جواب دے دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی توفیق کا مالک ہے +

اے مرید اللہ تعالےٰ تمہیں اور ہم کو توفیق عطا فرمائے اور تم سے اور ہم سے وہی کام کرائے جن میں وہ راضی ہو۔ اللہ تعالےٰ سے قرب اس صورت میں معلوم ہوسکتا تھا کہ وہ خود ہمیں اپنے قرب سے آشنا و شناسا کرے اور ہمیں جگائے الحمد للہ کہ اس نے ایسا کر دیا۔ پیغمبر بھیجے اور ابدی سعادت تک پہنچانے والا رستہ صاف صاف بتلا دیا۔ اس لئے ہم ایمان لائے اور تصدیق کرتے ہیں اور ایمان اور وضع شریعت سے جو اعمال واجب ہوتے ہیں ان کی تکمیل باقی رہ گئی ہے +

اے مرید سب سے پہلی بات جو تم پر واجب ہے وہ اپنے خالق کو ایک جاننا اور تمام ان باتوں سے اس کو منزہ ماننا ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ توحید کے متعلق یہ بات یاد رکھو کہ اگر کوئی اور معبود بھی موجود ہوتا تو اختلافِ ارادہ اور بلحاظ وجود و اندازہ نظامات کے باہمی تضاد و فساد کے باعث وقوع فعل محال ہو جاتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر ارض و سمٰوات میں خدا کے سوا کوئی اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان میں فساد ہو جاتا) میرے بھائی جو شخص شرک کرے اس کی پرواہ نہ کرو تمہیں وحدانیت پر دلیل لانے کی ضرورت ہی نہیں ہے، اس بات کو تو مشرک خود ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے، خالق کے وجود کو تو وہ تمہارے ساتھ تسلیم کرتا ہے اور تم سے زیادہ وہ یہ کہتا ہے کہ خالق کا شریک بھی ہے، اس زیادتی کی دلیل اس کے ذمے ہے کیونکہ خالق کا تو وہ بعینہٖ اسی طرح مقر ہے جس طرح تم نے ثابت کر دیا ہے۔

توحید کے متعلق تمہیں صرف اتنا کافی ہے کیونکہ وقت عزیز ہے اور عقل سالم اور الحمد للہ کہ مخالف اندھا ہے۔

اللہ تعالےٰ کو منزہ اور پاک ماننے کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ اس زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہو رہے ہیں جو اللہ تعالےٰ کا جسم اور اس کی شبیہ کے قائل ہیں۔ اس لئے میرے بھائی تم اللہ تعالےٰ کے اس قول پر مضبوط رہو لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے) اور یہی تمہارے لئے کافی ہے، جو صفت اس آیت سے مخالف ہو وہ مردود ہے حتیٰ کہ وہ اس آیت سے مطابق ہو جائے، اس مسلک سے افراط و تفریط بالکل نہ کرو، حدیث شریف میں بھی اسی طرح آیا ہے کَانَ اللّٰهُ وَلَا شَیْءَ مَعَهٗ (اللہ تعالےٰ موجود ہے اور اس کے

ساتھ کوئی چیز نہیں ہے) علماء نے اس حدیث کے ساتھ یہ بات بھی زیادہ کی ہے وَهُوَ الْآنَ عَلٰى مَا عَلَيْهِ كَانَ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ سُبْحَانَهٗ مِنْ خَلْقِهِ الْعَالَمِ وَصْفٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَلَا عَالَمٌ مَوْجُوْدٌ (اور وہ اب بھی ویسا ہے جیسا پہلے تھا اور جہان کو پیدا کرنے سے اس میں کسی ایسی وصف کا اضافہ نہیں ہوا جو تخلیق عالم سے پہلے اس میں موجود نہیں تھی) اور باب تنزیہ میں تمہارا اعتقاد وجود عالم کے وقت بھی وہی ہونا چاہیے جو اس سے قبل تھا اور اس کے سوا کوئی عالم کوئی عرش بلکہ کوئی چیز ہی موجود نہیں +

اہل ظلم وکفر جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ اس سے بہت بلند ہے جس آیت یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کلام عرب یا اس شخص کی زبان کے ظاہر مفہوم کے مطابق وہم یا شبہ پیدا ہو جس کی طرف وحی نازل ہو تو تمہیں اس حد پر ایمان لانا واجب ہے جو اللہ تعالےٰ اس کو سکھائے یا نازل فرمائے نہ کہ اپنے توہمات پر اس کا اور مابعد کا علم اللہ تعالےٰ کی طرف پھیر دو، کوئی پاکی بیان کرنے والا اسکی تنزیہہ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس نے خود انتہائی تنزیہہ جو اس کے شایان شان ہے بیان کر دیا ہے۔ اس کے بعد اے مرید تم کو سب رسولوں پر اور جو کچھ وہ لائے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے متعلق جو کچھ خبر انہوں نے دی ہے خواہ تم کو معلوم ہو یا نہ ہو سب پر ایمان لانا واجب ہے +

اس کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت ان کی عدالت کا قائل ہونا اُن پر جرح یا طعن سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ ان میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ دو، البتہ اس قدر ترجیح جائز ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر فرمائی ہے +

میرے بھائی تم پر لازم ہے کہ جس شخص کی عظمت اللہ تعالےٰ نے یا اس کے

پیغمبروں نے بیان فرمائی ہو اُن کی تعظیم کرو، اور اُن سے جو کلام و اشارات مروی ہوں ان کو اہل طریقت کی پیروی کرو، اور ان کے متعلق جو بات تم کو نظر آئے اور تمہارا علم اس قدر وسیع نہ ہو کہ اس کا احاطہ و ادراک کر سکو تو اس بات کو بھی اہل طریقت کے سپرد کرو۔ اور اگر وہ تم کو اس علم میں اپنا شاگرد و خادم بنانے کیلئے راضی ہو جائیں تو ان کا شکریہ ادا کرو، اور ان کی مہربانی کا اعتراف کرو۔

اور جو بات تمہارے لئے لابدی ہے وہ تمام لوگوں سے حسن ظن رکھنا۔ سینے کو صاف اور سالم رکھنا، پس پشت مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، فقراء کی خدمت کرنا اُن کا احسان ماننا، ان کی تکلیفوں اور ان کی اذیت و جفا کو برداشت کرنا اور ان کے اخلاق پر اللہ تعالےٰ کے ساتھ صبر کرنا ہے۔

نیز تمہارے لئے خاموش رہنا، یا اللہ تعالےٰ کا ذکر، تلاوت قرآن، گمراہوں کی اصلاح، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا، ناراض ہونے والوں میں صلح کرانا یا صدقہ اور دیگر ہر طرح کی نیکی کی ترغیب دینا لابدی ہے۔

اے میرے دوست ایک اپنے موافق طبع بھائی کی جستجو کرنی بھی ضروری ہے جو تمہاری مسافت رشد و ہدایت میں تمہاری اعانت و امداد کرے اور مخالف کی صحبت سے بچو۔

تمہارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ایک شیخ و مرشد کی تلاش کرو، اور صدق و اخلاص مرید کا شعار ہے کیونکہ جب مرید اللہ تعالےٰ کے ساتھ صدق و اخلاص کا ثبوت دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے دستگیر معین کر دیتا ہے! اور جہاں اس سے قبل شیطان اس کے گلے کا ہار بنا رہتا تھا اب وہی شیطان فرشتہ بن جاتا اور اس کو نیکی کی طرف اشارہ و ہدایت کرنے لگتا ہے۔ صداقت جس چیز پر پڑے اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ تمہارے لئے اس لقمے کی تلاش کرنا لابدی ہے کیونکہ یہ بنیاد

ہے جس پر یہ معاملہ قائم ہے۔

اے میرے دوست تم پر لازم ہے کہ لوگوں سے اپنی تکلیف رفع کرو، کسی کے لئے بار خاطر نہ بنو اپنے یا کسی اور کے لئے کسی کا احسان نہ اٹھاؤ۔ اپنے تمام کسب وعمل، بات چیت، نظر و اشارہ اور حرکات و سکنات میں پرہیزگاری اور تقوی کو مدنظر رکھو، بود و باش اور خوراک و پوشاک میں فراخی نہ کرو، کیونکہ مال حلال قلیل ہوتا ہے اور وہ اسراف کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

اے میرے دوست جب انسان نفوس کے اندر خواہشات کا بیج بو دیتا ہے اور اس کی جڑیں اُگ آتی ہیں تو اس کے بعد اس ناپاک پودے کو اکھیڑنا ایک بعید امر ہو جاتا ہے۔ مرید کے لئے وسعت در رخصت جائز نہیں ہے۔ یہ سب امور مرید کے لئے لابدی وضروری ہیں۔

اے میرے حبیب خوراک کم کھانا بھی تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ اس سے طاعت وعبادت میں خوشی پیدا ہوتی اور سستی رفع ہو جاتی ہے۔ تم پر دن اور رات کی تقسیم اوقات ضروری ہے۔ شریعت نے تم پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں اور باقی کچھ سنتوں کے لئے مقرر ہے، اگر تم ذی حرفہ ہو تو کوشش کرو کہ ایک دن میں اتنا کام کر لو کہ کئی دنوں کی خوراک تم کو میسر آجائے، بشرطیکہ تم اس کام کے قابل ہو۔ اور صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک جائے نماز سے نہ اٹھو حضور قلب وخشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالے کو یاد کرو، اور ظہر سے عصر اور مغرب سے عشاء آخرۃ تک اللہ تعالے کے سامنے کھڑے نماز پڑھتے رہا کرو اور بیس رکعت نماز ان دونوں وقتوں میں ادا کیا کرو، اور ظہر وعصر کی نمازوں سے پہلے اور چاشت کے وقت چار رکعتیں ضرور پڑھو اور صلوٰۃ اللیل کی تیرہ رکعتیں پوری کرو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے

نہ سو، سوائے حاجت کے نہ کھاؤ، سردی یا گرمی سے بچنے یا شرمگاہوں کو ڈھانپنے یا ایسی تکلیف کے ہٹانے کی نیت کے سوا کپڑا نہ پہنو جو عبادت الٰہی میں مخل ہو اگر تم لکھنا جانتے ہو تو قرآن مجید کو گود میں رکھکر بائیں ہاتھ سے اس کو پکڑ لو۔ اور اپنا دایاں ہاتھ قرآن مجید کے حروف پر چلاتے جاؤ۔ اور تم اس کی طرف دیکھتے جاؤ اور آواز اتنی بلند رکھو گویا تم اپنے نفس کو سنا رہے ہو۔ قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، اور جو آیت سوال کو واجب کرے اس میں سوال کرو، عبرت والی آیت سے عبرت حاصل کرو۔ ہر آیت جس جس بات پر دلالت کرتی ہو اس پر عمل کرو یعنی جہاں اعوذ باللہ پڑھنا ہو وہاں اعوذ باللہ پڑھو اور جہاں آیت استغفار پر دلالت کرے وہاں استغفار پڑھو۔ جب تم مسلمانوں کی صفت پڑھو تو دیکھو کہ ان صفات میں سے کوئی صفت تمہارے اندر بھی موجود ہے یا نہیں، اگر موجود ہو تو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرو، اور اگر نہ ہو تو اس کو حاصل کرو علیٰ ہذا القیاس جب تم منافقین و کافرین کی صفت پڑھو تو دیکھو کہ ان صفات میں سے کوئی صفت تمہارے اندر تو موجود نہیں، اس طرح تلاوت قرآن کرنا اپنا وظیفہ بنا لو +

اور تمہارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر وقت اپنے نفس کا حساب لو، اور اپنے دل اور خیالات کی نگرانی رکھو، دل میں اللہ تعالےٰ سے حیا کا احساس و شعور پیدا کرو کیونکہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے حیا کرنے لگو گے تو تمہارے دل میں ایسا خیال ہی نہیں گذریگا جس کو اللہ تعالےٰ برا سمجھے اور ایسی حرکت ہی صادر نہ ہو گی جس سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو۔ ہمارے ایک شیخ دن بھر اپنی حرکات کو ایک کتاب میں قلمبند کرتے رہتے تھے۔ جب رات ہو جاتی تھی تو وہ کتاب سامنے رکھ لیتے اور اس کے مطابق اپنے نفس کا احتساب کرتے تھے، میں نے اپنے شیخ کی سنت مبارکہ پر یہ اضافہ کیا ہے کہ میں اپنے خیالات کو بھی قلمبند کر لیتا ہوں +

یہ بات بھی تمہارے لئے لازمی ہے کہ اوقات کی اس طرح نگرانی کرو کہ ہر وقت تم دیکھتے رہو کہ اس وقتِ معین میں شریعت تم سے کن کن اعمال کا مطالبہ کرتی ہے اور جو اعمال خاص خاص اوقات میں مشروع ہوں اُن کو اچھی طرح سرانجام دو، اگر فرض کا وقت ہو تو اس کو ادا کرو اور اگر مستحب کا وقت ہو تو اس کی طرف بھی جلدی سے جاؤ، اور اگر مباح وقت ہو تو اس میں انواع و اقسام کی نیکیوں میں مشغول رہو۔ جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مرغوب و محبوب ہیں، جب تم کوئی نیک اور ثواب کا کام کرنے لگو تو یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ اس کے بعد تم زندہ رہو گے اور تمہیں کوئی اور نیکی کا کام کرنے کا موقع ملیگا، یہی سمجھو کہ یہ آخری وقت ہے جس میں میں اپنے پروردگار کی ملاقات کر رہا ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اخلاص تمہارے ساتھ ہوگا، اور اخلاص ہی کے ساتھ عمل مقبول ہوتا ہے۔

تمہارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہمیشہ با وضو بیٹھے رہو، اور جب کہیں وضو ٹوٹ جائے نیا وضو کر لو، اور جب وضو کرو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو۔ بشرطیکہ اس وقت نماز کی ممانعت نہ ہو جب سورج نکل رہا یا غروب ہو رہا ہو یا سیدھا سر پر ہو تو نماز ادا کرنی منع ہے، البتہ جمعہ کے دن استوا کے وقت بھی نماز جائز ہے۔

اے میرے حبیب تمہارے لئے یہ امر بھی لابدی ہے کہ اچھے اخلاق کی تلاش کرتے رہو، اور جب کوئی اچھی خصلت تم کو معلوم ہو جائے اُسے قبول کر لو، اور تمام بُرے اخلاق سے پرہیز کرو۔

یہ یاد رکھو کہ جو شخص نیک خصلت کو ترک کرتا ہے، وہ ضرور اس کے عوض مذموم خصلت اختیار کر لیتا ہے۔

اور یاد رکھو کہ جس طرح مخلوقات کی کئی قسمیں ہیں اسی طرح خصائل و اخلاق

کی بھی کئی قسمیں ہیں +

تمہیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق کریمہ میں سے کونسی خصلت استعمال کرنی چاہئے۔ اور سب اصناف اخلاق میں سے عالم خلق نیک لوگوں کو رحمت پہنچانا اور اُن سے تکلیف و اذیت کو دُور کرنا ہے لیکن اے میرے دوست ان سب اخلاق حمیدہ کے استعمال میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے +

اور یاد رکھو لوگ اپنی حرکات و اعمال میں مجبور ہیں ان کی پیشانیاں اُن کے محرک کے ہاتھ میں ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر ہمیں یہ فرما کر اطمینان دلا دیا ہے بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ لَکُمْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کریمہ کا اتمام و تکمیل کروں) جس مقام پر شریعت تم کو کہے کہ تمہیں اختیار ہے خواہ فتح حاصل کرو خواہ چھوڑ دو۔ یا شریعت یہ کہے خواہ بدلہ لیکر جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا (برائی کا بدلہ اس کے برابر بُرائی کرنا ہے) کے مطابق اپنے نفس کو برائی کے محل میں اتارو خواہ عفو و درگذر سے پیش آؤ۔ تو تم کو چاہئے کہ درگذر اور صلح کرنے والوں کی جماعت میں شریک ہو اللہ تعالےٰ تم کو اجر دیگا۔ جس شخص نے تمہارے ساتھ بُرائی کی اس سے قصاص نہ لو، کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کا نام بھی بُرائی رکھا ہے، اگرچہ یہ برائی اس شخص کو پہنچتی ہے جس سے بُرائی کا قصاص لیا جاتا ہے اور پہلی بُرائی شرعی بُرائی ہے جو اس شخص کو پہنچتی ہے جس نے تعدی نہیں کی، بہرحال برائیاں دونوں ہیں، اور جس مقام پر شریعت تمہیں کہے کہ غصہ کرو تو وہاں غصہ کرو، اور اگر وہاں تم نے غصہ نہ کیا تو اچھی خصلت نہ ہوگی، کیونکہ خدا کے لئے غصہ کرنا اللہ تعالےٰ کے ساتھ نیک خلاق سے پیش آنا ہے اور اللہ تعالےٰ کی نسبت کس کا معاملہ

اچھا ہے؟

مبارک اور سعید وہی شخص ہے جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ معاملہ و مصاحبت رکھے اس لئے مناسب ہے کہ حسنِ اخلاق کی تعریف اللہ تعالےٰ نے بالوضاحت بیان فرمائی ہے۔ تم ان کو اللہ تعالےٰ ہی کے ساتھ صرف کرو۔

یہ بات بھی تمہارے لئے ضروری ہے کہ مخالفین اور اور ایسے لوگوں سے کنارہ کش رہو جو تمہاری جنس سے نہیں ہیں۔ لیکن ان کے حق میں کسی طرح کا عقیدہ بد نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے مقبول بندوں کی صحبت کی نیّت رکھو اور اللہ تعالےٰ کی صحبت کو ان لوگوں کی صحبت پر ترجیح دینے کی نیت سے ان سے اجتناب کرو۔

علیٰ ہذا القیاس حیوانات سے بھی حسنِ معاملہ رکھو اُن سے شفقت و رحمت کا سلوک رکھو۔ کیونکہ وہ موجودات کے اس قبیلے سے متعلق ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مسخر و مطیع کر دیا ہے، طاقت سے زیادہ بوجھ اُن پر نہ لادو۔ اتراؤ اور شرارت کے طور پر اُن پر سواری نہ کرو۔

اسی طرح اپنے مملوک غلاموں سے بھی اچھا سلوک رکھو کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے تمہارے قبضے میں اس لئے دیدیا ہے کہ وہ دیکھے کہ تم ان میں کیونکر تصرف کرتے ہو۔ تم اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کے بندے ہو اور جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے برائی اور تکلیف و مصیبت کو ہٹادے اسی طرح تم بھی ان سے سلوک کرو۔ اس کی جزا تمہیں ایسے دن ملیگی کہ تم اس وقت محتاج ہو گے۔

اگر تمہارا کنبہ ہو تو اُن سے اچھی طرح بسر کرو۔ کیونکہ سارے کے سارے عیال ہیں اور تم ان میں سے ایک فرد اور اجتماعی نظام کے ایک رکن ہو جو سلوک تم

خدا سے چاہتے ہو بعینہٖ وہی سلوک تم اس کی مخلوقات کے ساتھ کرو، اور اگر تمہاری اولاد ہو تو اُسے اللہ تعالےٰ کی کتاب محض اللہ تعالےٰ کے لئے سکھاؤ۔ اور اس وجہ سے اغراض دنیوی میں سے کسی کے ساتھ اپنی نیت وابستہ نہ رکھو، اور آداب شریعت اور مذہبی اخلاق کی حفاظت و نگرانی اس پر لازمی کر دو، بچپن ہی سے اس کو ریاضت کی ترغیب دو تاکہ وہ اس کا عادی ہو جائے اور اس کے دل میں خواہشات کا بیج نہ ڈالو۔ حیات دنیا کی زینت کو اس کی نگاہ میں مبغوض بنا دو اور اس کو سمجھا دو کہ اہل دنیا کا حسن عیش آخرت میں کس قدر قلیل اور تارک الدنیا کا کس قدر زیادہ حصہ ہوگا۔ لیکن یہ کام اپنے روپے اور مال کا بخل کرنے کی وجہ سے نہ کرو۔

اور تمہارے لئے یہ بات بھی لابدی ہے کہ بادشاہوں کے دروازوں سے قریب نہ ہو، اور دنیا کی رغبت و ہوس رکھنے والوں کی صحبت نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے دل کو اللہ تعالےٰ سے پھیر دینگے، اگر کسی وجہ سے تم کو اُن کی صحبت مجبوراً رکھنی پڑے تو نصیحت و خیر خواہی سے ان کے ساتھ معاملہ رکھو اور ان سے نہ ڈرو، کیونکہ تم حق کا معاملہ کر رہے ہو، اور جب تم ایسا کرو گے تو وہ تم سے مخول کرینگے

تمہیں چاہئے کہ عام طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہو اور دعا کرتے رہو کہ وہ تم کو اس حالت سے ہٹا کر کسی دوسری فضا میں رکھے جو تمہارے دین کے لئے بہتر ہو۔

اور یہ بات بھی ضروری ہے کہ اپنی تمام حرکات و سکنات میں دل کو خدا کے حضور میں رکھو۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں رنج و راحت اور تنگدستی و تنعم میں اللہ تعالےٰ کے واسطے میں مال صرف کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دل کو اس بات پر بھروسہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اجر ضرور دیگا۔

اور بخیل بزدل ہوتا ہے شیطان اس کے پاس آتا اور اس کی امیدوں کو دراز کر دیتا ہے اور اس کی عمر کو طویل دکھاتا اور کہتا ہے کہ اگر تم مال خیرات میں صرف کر دو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور اپنے دوستوں اور ہم جنسوں میں مفلس اور نشانہ طعن و شماتت بن جاؤ گے، اس لئے اپنے مال کو قابو میں رکھو، زمانے کی گردشوں کے لئے مستعد رہو، اور اس فراخدستی سے دھوکا نہ کھاؤ۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم ہے کہ سال آئندہ میں کیا جدید واقعات رونما ہو جائینگے۔

اور اگر بخیل تکلیف اور شدت کی حالت میں ہو تو شیطان اس سے کہتا ہے مال اپنے پاس بند رکھو۔ کیونکہ جب تمہارے پاس کچھ نہ رہیگا تو کوئی شخص تمہارے کام نہیں آئے گا۔ لوگ تم سے بھاگ جائیں گے، اور تم لوگوں کے لئے بار خاطر بن جاؤ گے، تمہاری آبرو نہ رہیگی، جب اس بیچارے کے دل پر یہ وسوسہ کچھ دیر رہتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بخل اور شح کا شکار بن جاتا ہے اس کے دیدۂ عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور اللہ تعالے کا یہ قول اُسے فراموش ہو جاتا ہے وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (اور جو اشخاص اپنے نفس کے بخل سے بچ نکلیں وہی اہل فلاح و نجات ہیں)۔

نیز اللہ تعالے کا یہ فرمان بھی اُسے یاد نہیں رہتا وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ (اور جو شخص بخل کرتا ہے وہ در اصل اپنے نفس ہی سے بخل کرتا ہے۔

اہل طریقت کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی شخص اہل اللہ کے ساتھ ملحق ہو جائے اور پھر بخل کرے تو وہ بدل جاتا اور اس مقام سے تنزل کر جاتا ہے۔ اور اُس کی جگہ کسی کریم النفس آدمی کو مل جاتی ہے اسی آیت کے بعد اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (اور اگر تم پھر جاؤ گے تو وہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئیگا)۔

بخیل کو یہ آیت بھی یاد نہیں رہتی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ (اور جو چیز تم خرچ کرو اللہ تعالٰے اس کا امین وخلیفہ بن جاتا ہے)

بس شخص کو یہ امر بھی فراموش ہو جاتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ فرعون ہلاک ہو جائے تو انہوں نے اس کے خلاف یہی دعا کی رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (اے ہمارے پروردگار ان کے اموال کو تباہ کر اور ان کے دلوں کو سخت کر) اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کے دل سخت ہو گئے فقراء کو انہوں نے کھانا دینا چھوڑ دیا۔ وہ ہلاک ہو گئے اور اللہ تعالٰے نے ان کو عذاب میں گرفتار کر لیا۔

بخیل کی آنکھوں سے یہ بات بھی اوجھل ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا (اے صاحب حاجت کو خیرات دو اور پھر اس بات کا ڈر اپنے دل سے نکال دو کہ صاحب عرش تم کو تنگدستی دکھائیگا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی شیطان لعین کا شاگرد آنکھیں بند کر لیتا ہے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكَيْنِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ يُنَادِيَانِ عِنْدَ كُلِّ صَبَاحٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا وَكُلَّ مُمْسِكٍ تَلَفًا (اے اللہ تعالٰے ہر خیرات کرنے والے آدمی کو اور مال دے اور ہر ممسک وبخیل کے مال کو برباد کر)۔

بخیل کو یہ بات بھی بھول جاتی ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دو خزانے دئے گئے تو آپ نے ان کو ترک کرنا پسند فرمایا، اور جب حضرت

ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا سارا مال لے آئے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اپنے عیال کے لئے آپ نے کیا باقی رکھا، تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ عیال کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں ؎

پروانوں کو چراغ عنادل کو پھول بس

صدیق کو خدا اور اس کا رسول بس

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف مال لائے اور نصف اپنے اہل وعیال کے لئے باقی رکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے مخاطب ہوکر فرمایا تم دونوں میں اتنا ہی فرق ہے جتنا تم دونوں کے کلموں میں فرق ہے، خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے رزاق مطلق کی طرف سے دنیا و آخرت میں پیہم رزق نازل ہوتا ہے۔ جو شخص مال کو بند کرکے رکھتا ہے وہ گویا اللہ تعالےٰ کو متہم کرتا اور اپنے پر اعتماد اور بھروسہ رکھتا ہے، اس کو اپنے پروردگار پر اتنا اعتبار نہیں ہوتا جتنا اپنے مال پر ہوتا ہے، اور یہ اس کی ایمانی بیماری ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ سے طلب عافیت کرتے ہیں، تنگی اور کشائش دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں مال خرچ کرو، اور فقر و افلاس سے بالکل نہ گھبراؤ۔ کیونکہ ایسا کرنے والے شخص کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مذمت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ شخص اچھا ہے جو اپنے مال کو دائیں بائیں صرف کرے، تم خواہش کرو یا انکار اللہ تعالےٰ تم سے وعدہ پورا کرکے رہیگا، بلکہ تمام جہان بھی خواہش کرنے یا انکار اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہوکر رہیگا۔ اور سخی کبھی ہلاک نہ ہوگا، اگر اختصار کی رعایت نہ ہو تو ہم تمہیں اور بہت سی ایسی احادیث سنائیں جن سے ہمارے بیان کی تصدیق و تائید ہوتی ہے ❖

فصل

غصے کو پی جانا تم پر ضروری ہے کیونکہ یہ سینے کی فراخی کی دلیل ہے جب تم نے غصے کو پی لیا تو رحمٰن کو راضی اور شیطان کو ناراض کر دیا، اور اپنے نفس کا قلع قمع کر دیا۔ اور اس کی بدعنوانیوں اور بے عنانیوں کے سامنے گویا سدِ سکندری حائل کر دی۔

جس شخص کے خلاف تمہیں غصہ آیا اور پی گئے اور اس کے فعل کا جواب ترکی بہ ترکی نہ دیا تو وہ تم سے مسرور ہو جائیگا۔ اور یہ بات اس کے دل پر زیادہ سخت اور گراں ہوگی، اور اس کے حق و انصاف کی طرف رجوع کرنے اور اپنی تعدی و جفا کا اقرار کرنے کا باعث ہوگی۔ اور ممکن ہے وہ تمہارے سامنے معذرت پیش کرے اور تم سے وہ قبول معذرت کا طالب ہو تو اس وقت تم اس کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ پیش آؤ۔ میزانِ اعمال میں یہ نیکی تمہارے سامنے موجود ہو جائیگی، پھر سب سے بڑا فائدہ اور سب سے زیادہ مقامِ مسرت تو یہ ہے کہ جب تم اپنے غصے کو پی جاؤ تو اللہ تعالےٰ بھی بعض ایسے افعال پر جو یقیناً اللہ تعالےٰ کے غضب و قہر کا موجب ہو سکتے ہیں، مواخذہ نہ کریگا۔ کیونکہ جب تم کسی ایسے شخص کو معاف کر دیا جس کا فعل تمہارے لئے موجب خشم و غضب ہوا تو اللہ تعالےٰ تم کو اس فعل کی ضرور جزا دیگا۔ اس سے زیادہ کونسی بات مفید ہے کہ تم اپنے بھائی کے قصور سے واگذر کرو، اس کی اذیت و تکلیف برداشت کرو، اور غصے کو پی جاؤ، کیونکہ اللہ تعالےٰ تم سے جس سلوک کا طالب ہے خود وہی سلوک تمہارے ساتھ کرنے کے لئے آمادہ ہے، اس صفت کو بڑی کوشش سے حاصل کرو، کیونکہ وہ لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتی ہے۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور دوستی کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ صفت کامل محبت پیدا کرنے کے اعلےٰ اسباب میں سے ہے +

فصل

تم احسان کرو کیونکہ وہ اس امر کی دلیل ہوگی کہ تم اللہ تعالےٰ سے حیا کرتے ہو۔ اور تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت مرکوز ہے +

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ احسان کیا چیز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ (احسان اسکو کہتے ہیں کہ تم اللہ تعالےٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو) اور یہ احسان اس بات کی دلیل ہے کہ محسن کے قلب میں اللہ تعالےٰ کی تعظیم موجود ہے +

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (اگر اس درجہ حضور قلب پیدا نہیں کر سکتے ہو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو تو اتنا تو ضرور خیال کر لو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے) اور یہ احسان اس بات کی دلیل ہے کہ محسن یعنی اللہ تعالےٰ سے حیا کرتا ہے +

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا بالکل خیر اور بھلائی ہے۔ اور جب تک دنیا و آخرت میں مومن کے پہلو میں قلب موجود رہے محال ہے کہ اس کے ساتھ شر اور برائی کا وجود ہو۔ اور جب دلیل ثانی غالب ہو یعنی محسن کے قلب میں اللہ تعالےٰ کی عظمت متمکن ہو تو بعید ہے کہ اس دل پر کسی اور کا رعب و عظمت جگہ حاصل کر سکے، اس لئے صفت احسان پیدا کرنے کی کوشش

کرو، ہم نے تمہیں اس کا فائدہ بتا دیا ہے۔

فصل

ذکر و استغفار کو اپنے اوپر لازم کر دو، کیونکہ ذکر و استغفار اگر گناہ کے بعد کی جائے تو ان کو محو اور زائل کر دیتی ہے اور اگر طاعت و عبادت کے بعد کی جائے تو نورٌ علیٰ نور کا حکم رکھتی ہے۔ ذکر ہمتوں کو مجتمع کرنے اور عبرت پذیریوں کو صفائی بخشنے کا نہایت عمدہ نسخہ ہے۔ اگر تم تھک جاؤ تو ترتیل اور تدبر و تفکر کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے لگ جاؤ۔ اللہ تعالےٰ کی توحید و تنزیہہ کے متعلق کوئی آیت آئے تو اللہ تعالےٰ کی عظمت بیان کرو، اگر رجا و امید کی آیت آئے تو سوال و التجا کرو۔ اگر خوف اور وعید کی آیت آئے تو تضرع اور زاری کرو، قصوں والی آیت آئے تو عبرت حاصل کرو، قرآن کو پڑھنے والا شخص نہیں تھکتا۔ کیونکہ اس کے معانی نئے نئے ہیں۔

فصل

تم پر واجب ہے کہ گناہوں پر اصرار کرنے کی عادت کو ترک کر دو۔ اور یہ صرف اس طرح ممکن ہے کہ جب سانس باہر جائے تو تم اپنے نفس سے کہو کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس سانس کے جانے کے بعد دوسرا سانس واپس آئیگا یا نہیں؟ بعید نہیں ہے کہ تم بُرائی پر اصرار کر رہے ہو! وراسی گھڑی میں تمہارا دم نکل جائے، اور جو شخص گناہوں پر اصرار کرتا ہوا مر جائے، اس کے لئے اللہ تعالےٰ کے پاس طرح طرح کے عذاب ہیں جن کے متحمل مضبوط پہاڑ بھی نہیں ہو سکتے، چہ جائیکہ تمہارے جیسی ضعیف ہستی ان کی تاب لا سکے۔

اللہ تعالٰی کی طرف رجوع اور توبہ کرو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ کہ موت کب تمہیں ناگہاں آ دبوچیگی؟

اللہ تعالٰی فرماتا ہے وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ (ایسے لوگوں کی توبہ توبہ نہیں ہے جو گناہ کرتے رہیں حتی کہ موت آجائے۔ اور اس وقت کہیں کہ ہم توبہ کرتے ہیں)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ (اللہ تعالٰی بندے سے اس وقت تک توبہ قبول کرتا ہے جب تک اُسے موت کی ہچکیاں شروع نہ ہو جائیں) بہت سے اکل و شرب یا جماع اور نیند میں مشغول ہوتے ہیں کہ اچانک ان کو موت آجاتی ہے اور وہ بیمار ہی نہیں ہوتے کہ اُن کی روح قبض کر لی جاتی ہے۔ اور وہ گناہوں پر اصرار ہی کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کی رُوح قبض کر لی جاتی ہے۔

اس طرح کی باتوں سے اپنے نفس کو وعظ و نصیحت کرو۔ جب تم کثرت سے اس طرزِ عمل پر کاربند رہو گے تو گناہوں پر اصرار کرنے کا عقدہ حل ہو جائے گا۔

فصل

تم پر واجب ہے کہ پوشیدگی میں اور علانیہ اللہ تعالٰی سے تقوٰی کرو، تقوٰی اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرنے کا نام ہے۔ جو شخص اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرتا ہے وہ ایسے کاموں کی طرف سبقت کرنے کے لئے دوڑتا ہے جن سے اللہ تعالٰی راضی ہو، اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے

وَیُحَذِّرُکُمُ اللہُ نَفْسَہٗ (اللہ تعالےٰ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے)۔
نیز اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللہَ یَعْلَمُ مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہُ (اور یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں کے حالات جانتا ہے اس لئے اس سے بچو) تقویٰ وقایہ سے مشتق ہے۔ سب سے بڑی ڈھال اللہ تعالےٰ سے ڈرنا ہے، اللہ تعالےٰ کے فضل کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ کے فعل سے بچاؤ حاصل کرو، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ (میں تیری خوشنودی کے ذریعے سے تیری ناراضی سے اور تیری عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ ہی کے پاس پناہ گزیں ہو جاؤ، جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ (میں تیرے عذاب سے تیرے ہی پاس پناہ لیتا ہوں)۔

جب تم کسی بات سے خوف یا خطرہ ہو تو ایسی راہ پر بالکل نہ چلو جو تمہیں اس پر خطر چیز کی طرف لے جاتی ہو، گناہ شقاوت اور بدبختی کی طرف اور عبادت سعادت ونیکی کی طرف پہنچاتی ہے اس لئے راہ شقاوت سے بچنے کے لئے راہ سعادت اختیار کرو (یعنی معصیت کو ترک کردو اور طاعت کو اپنا شعار زندگی بنالو۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضی سے بچنے کے لئے اس کی خوشنودی حاصل کرو اور تقوے کے راستے پر چلو، اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاتَّقُوا النَّارَ (آگ سے بچو) تقوے کی جو راہیں نے تم کو بتائی ہے اس پر چلو، انشاء اللہ تعالےٰ تمہیں نجات حاصل ہو جائیگی۔

فصل

دھوکے اور اغترار سے پرہیز کرو۔ اغترار اس بات کو کہا جاتا ہے۔ کہ تم گناہ بدستور کرتے جاؤ اور اپنے مالک کی بخشش اور برداشت کے ذریعے اپنے نفس کو فریب اور دھوکے میں ڈالے رکھو، ابلیس لعین فریب دینے کے لئے تم سے یہ کہیگا کہ "اگر تمہارے گناہ نہ ہوں اگر تم راہ ثواب سے کبھی مخالفت اختیار نہ کرو، تو اللہ تعالےٰ کے عفو و کرم اور اس کی رحمت و مغفرت کا ظہور کیونکر ہو" یہ بات کہنے والے کی انتہائی جہالت پر دال ہے، اس میں شک نہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی بخشش و رحمت ہے کہ اس نے مجھے طاعت کی توفیق عطا فرمائی، اور میرے اور اپنی مخالفت کے درمیان اپنی توفیق و رحمت کو حائل کر دیا، اور تم سے کہیگا، مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ (نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی راستہ نہیں ہے) کیونکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت تو محسنین پر پہلے دنیا ہی میں نازل ہو چکی ہے کہ اس نے انہیں طاعت کی توفیق عطا فرمائی جب قیامت ہوگی تو اس کی بخشش، حلم و مغفرت اور تمہاری مخالفت اور گناہوں کے مقابلے میں اس کی رحمت کا ظہور ہوگا۔" ایسی ایسی باتوں سے وہ تمہیں پھسلائیگا اور نافرمانوں کی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کریگا خبردار ان باتوں سے دھوکے میں نہ پڑنا اور اپنے نفس کی حفاظت کرنا، اور اس سے یوں کرنا کہ اللہ تعالےٰ کے حلم و کرم اور اس کے عفو کے متعلق جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے صحیح ہے ❊

اور یہ بھی صحیح ہے کہ تمہارے زعم کے مطابق جب تک مخالفت اور گناہ نہ ہوں ان صفات الٰہیہ کا ظہور نہیں ہو سکتا اس کے متعلق آثار و احادیث صحیح

ہیں۔ لیکن اے ملعون! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کے کرم پر مغرور ہوکر اور اس کی رحمت پر بھروسہ کرکے اس کی نافرمانی کرنے لگوں ؟

مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں ان لوگوں میں داخل ہوں جن سے درگذر کیا جائیگا۔ اور اُن پر رحمت و مغفرت نازل ہوگی۔ بے شک اللہ تعالےٰ کی بخشش و مغفرت ان لوگوں کو نصیب ہوگی جن پر اللہ تعالےٰ کرم و مغفرت عطا کرنا پسند کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے نافرمان بندوں میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہوگی جس پر اللہ تعالےٰ کا عذاب و انتقام عائد ہوگا اور مجھے معلوم نہیں کہ جب میں اس گناہ کا ارتکاب کروں گا تو اس وقت میں ان دو فریقوں سے کس فریق میں شامل ہونگا۔ ممکن ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ یہاں مجھے توبہ سے محروم کردے اسی طرح وہاں آگ میں پڑنے سے قبل عفو سے بھی محروم کردے اور مجھ سے انتقام لے لے، اس کے بعد میں دوزخ سے نکالا جاؤں بشرطیکہ میری موت اسلام پر واقع ہوئی ہو۔ ورنہ گناہوں سے کفر بڑھتا ہے ؟

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مجھے یقینی طور پر معاف کیا جائیگا، اور گناہوں پر مجھ سے مواخذہ نہ ہوگا تو غالباً میں تمہاری باتوں سے دھوکے میں پڑ جاتا۔ اور وہ بھی میری حماقت اور جہالت کا نتیجہ ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا کہ عذاب الٰہی سے مامون ہونے پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا اس سے حیا کرتا اور اللہ تعالےٰ کی عبادت و طاعت میں انتہائی جد و جہد کرتا۔ اللہ تعالےٰ سے حیا کرنا بہتر ہے۔ جب مامون ہونے کی صورت میں یہ طریق عمل ہو تو اس صورت میں میرا کیا طرز عمل ہونا چاہئے، جب کہ مجھ کو معین طور پر عذاب سے مامون بھی نہیں کیا گیا۔

بلکہ اللہ تعالٰے نے مجھ کو بحالت معصیت عفو و عذاب کے درمیان غیر معین طور پر چھوڑ رکھا ہے؟ ایسی صورت میں میں کیونکر تمہاری اور نفس امارہ کی بکواس سے دھوکے میں پڑ سکتا ہوں *

فصل

تم پر لازم ہے کہ ورع اختیار کرو، اور ورع اس بات کا نام ہے کہ جس بات کے متعلق تمہارے دل میں ذرا سا کھٹکا بھی گذرے کہ وہ ٹھیک نہیں ہے اس سے پرہیز کرو *

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ فِى الْوَقْتِ غَيْرَهٗ وَاَنْتَ مُحْتَاجٌ اِلَيْهِ وَلَا تَسْتَعْمِلْهُ اَلْبَتَّةَ وَاتْرُكْهُ لِلّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰے يُعَوِّضُكَ خَيْرًا مِّنْهُ فَلَا تَسْتَعْجِلْ (جس چیز کے متعلق تمہیں شک ہو اُسے ترک کردو، اور وہ فعل اختیار کرو جو مشتبہ نہ ہو۔ اگرچہ اس وقت تمہیں اس چیز کی ضرورت ہو۔ اور اس کے سوا اور کوئی چیز دستیاب نہ ہوسکتی ہو اس چیز کو قطعاً ترک کردو، اور اس کو اللہ تعالٰے کے لئے چھوڑ دو، وہ تمہیں اس کا نعم البدل عطا کریگا۔ اس لئے جلدی نہ کرو) *

جب ورع تمہارا لباس و شعار زندگی بن گیا تو تمہارے اعمال و افعال پاکیزہ ہوجائیں گے تمہاری حالت بہتر ہوجائیگی، تم صاحب کرامت ہوجاؤ گے اور تمہارے جمیع امور کا پاسبان اللہ تعالٰے ہوگا۔ اور یہ بات ہمارے نزدیک قطعی اور یقینی ہے، کیونکہ ورع دین کا اساس و بنیاد اور اللہ تعالٰی کے پاس پہنچنے کا راستہ ہے *

اور جب تم نے راہ ورع سے عدول کیا اور ہر وادی میں مارے مارے پھرے تو اللہ تعالٰے تمہیں خوار کر دیگا۔ اور تمہیں تمہاری حالت پر چھوڑ دیگا اور شیطان تم پر قابو پالیگا۔ اس لئے اے میرے بھائی جہانتک ہوسکے ورع اختیار کرو۔

فصل

تم پر زہد اختیار کرنا اور دنیا سے محبت کم کر دینا بلکہ اُسے دل سے بالکل اور یک قلم محو کر دینا ضروری ہے۔ اگر تم اس کی طلب سے باز نہیں آتے تو صرف اتنی جستجو پر اکتفا کرو کہ حلال ذریعے سے تمہیں خوراک دستیاب ہو جائے اہل دنیا سے تنافس و مقابلہ نہ کرو کیونکہ وہ عارضی چیز ہے اور اُسے کئی زمانوں تک بقا نہیں ہوسکتی۔ اور دنیا کی رغبت کرنے والا اپنے مقصود کو کبھی نہیں پا سکتا کیونکہ رغبت کرنے والے کی امیدیں نہایت وسیع ہوتی ہیں اور اللہ تعالٰی اُسے اتنا ہی دیتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔ اور دیتا ضرور ہے خواہ اس کی طرف رغبت کرے یا اس سے متنفر ہو۔ دنیا کی فکر کرنے والا شخص ہمیشہ غموں میں ڈوبا رہتا ہے اور اللہ تعالٰے کے نزدیک بھی مورد غضب و ناراضگی ہوتا ہے۔ دنیا کی رغبت کرنے والا اور اس کا طالب اس شخص کی مانند ہے جو سمندر سے پانی پی رہا ہے اور جوں جوں پانی پیتا جاتا ہے اس کی پیاس زیادہ تیز ہوجاتی ہے۔

اے میرے بھائی تمہارے لئے یہ بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مردار اور گندگی کے ڈھیر سے تشبیہ دی ہے کیا مردار پر کتوں کے سوا اور کوئی جمع ہوتا ہے۔ کیا تم اپنے لئے یہ منصب پسند کرتے ہو۔ نہیں واللہ اگر تم عاقل

ہو تو کبھی پسند نہیں کرو گے، جو کچھ اللہ تعالےٰ نے تمہاری قسمت مقرر کر دی ہے اس پر راضی ہو۔ کیونکہ تمہاری قسمت تمہیں پہنچ کر رہیگی۔ خواہ تم پسند کرو یا اس سے انکار کرو۔

اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعے فرمایا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم اس بات پر راضی ہو گئے جو میں نے تمہاری قسمت میں رکھدی ہے تو میں تمہارے دل اور بدن کو راحت بخشونگا۔ اور تم قابل ستائش ہو گے اور اگر تم میری تقدیر پر راضی نہ ہوئے تو میں تم پر دنیا کو مسلط کر دونگا حتیٰ کہ تم اس میں اس طرح دوڑتے پھروگے جس طرح وحشی جانور جنگلوں میں پھرتے ہیں، تاہم مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ دنیا سے تمہیں اس مقدار سے ذرہ بھر بھی زیادہ حصہ نہ ملیگا۔ جو میں نے تمہارے لئے مقدر کر رکھی ہے اور تم قابل مذمت ہو گے۔

اے میرے بھائی فرض کرو کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو دنیا اور اس کا تمام ساز و سامان عطا کر دیا۔ تم ہی بتاؤ کہ تمہارے لئے اس میں سے کسقدر حصہ ہے؟ ایک مکان جس میں تم سر چھپا لو ایک کپڑا جس سے بدن ڈھانپ لو ایک پارہ طعام جو تمہاری بھوک دفع کر دے ان چیزوں کے سوا اور تمہیں کیا حاصل ہے؟ اور یہ باتیں ان لوگوں کو بھی حاصل ہیں جن کو دنیا سے حصہ وافر نہیں ملا۔ تمہیں الٹی یہ مصیبت حاصل ہوئی کہ تم سے فراوانی مال کا حساب شدت سے لیا جائیگا۔ اور کم مال والے آدمی سے خفیف سا حساب ہوگا۔ اور اس کو راحت قلب نصیب ہوگی۔ اس لئے اے میرے بھائی! خبردار، ایک عارضی چیز کے عوض میں جو تمہاری فنا کے ساتھ فنا ہو جائیگی، اپنے مالک کی طرف سے محروم القسمت نہ ہونا، ممکن ہے کہ تم طلب دنیا میں تم پہلا قدم ہی اٹھاؤ اور موت آجائے اور تمہاری تمام امیدیں ہیں کی وہیں دھری رہ جائیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ بعض ابنائے دنیا ہوتے ہیں اور بعض ابنائے آخرت اور نبی صلعم نے فرمایا ہے کُن مِن اَبنَاءِ الاٰخِرَتِ وَلَا تَکُن

من ابناء الدنیا (ابنائے آخرت میں شامل ہو اور ابنائے دنیا سے دور بھاگو جب تم نے ہمارے آقا کا کلام پڑھ لیا تو اس پر غور کرو، اور اللہ تعالے کے اس قول پر تدبر کرو مَن کَانَ یُرِیدُ الدُّنیَا وَزِینَتَہَا نُوَفِّ اِلَیہِم اَعمَالَہُم فِیہَا وَہُم فِیہَا لَا یُبخَسُونَ اُولٰئِکَ الَّذِینَ لَیسَ لَہُم فِی الاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِیہَا وَبَاطِلٌ مَا کَانُوا یَعمَلُونَ (جو لوگ دنیا اور اس کی زینت کی خواہش کرتے ہیں ہم انکے اعمال کا پورا بدلہ دنیا ہی میں دیدیتے ہیں اور اسمیں انکو خسارہ بالکل نہیں ہوتا لیکن آخرت میں انکے لئے آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہے دنیا میں اُن سے جتنے اعمال ہوتے ہیں رائگاں جاتے ہیں، اور جو کچھ کماتے رہتے ہیں۔ باطل ہوجاتا ہے) نیز اللہ تعالے کے اس قول پر بھی تدبر کرو مَن کَانَ یُرِیدُ حَرثَ الاٰخِرَۃِ نَزِد لَہٗ فِی حَرثِہٖ وَمَن کَانَ یُرِیدُ حَرثَ الدُّنیَا نُؤتِہٖ مِنہَا وَمَا لَہٗ فِی الاٰخِرَۃِ مِن نَّصِیبٍ (جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں زیادت و برکت کرتے ہیں، اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا خواہشمند ہوتا ہے اسکو ہم دنیا سے تو حصہ دیدیتے ہیں لیکن اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے) طلب حلال کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا تُرِیدُونَ عَرَضَ الدُّنیَا وَاللّٰہُ یُرِیدُ الاٰخِرَۃَ (تم دنیا کی عارضی عزت چاہتے ہو اور اللہ تعالے کے نزدیک آخرت بہتر ہے)

جو شخص دنیا کی تعمیر اور مال کے بڑھنے کی فکر کرے اُسکے بارہ میں اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَنفِقُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَلَا تُلقُوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّہلُکَۃِ (خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ پھینکو) اور ہاتھوں کو ہلاکت میں پھینکنے سے یہی مراد مال کی طرف رجوع کرنے اور اسی کی فکر و اہتمام میں منہمک ہو جانا ہے، اور احسان کرو اللہ تعالے احسان کرنے والوں کا دوست بن جاتا ہے +

تمام شد

براڈرک امریکہ (۳۶) جلال الدین خاں صاحب میریا سولا امریکہ (۳۷) چراغ دین خاں صاحب میریا سولا امریکہ (۳۸) محمد عظیم منشی صاحب مالک منگل باری اسٹیٹ دارجیلنگ (۳۹) حاجی محی الدین صاحب کھراپورہ ضلع کامپٹی سی پی (۴۰) مولوی محمد حسین صاحب براڈرک امریکہ +

خاکسار سلطان علی منیجر

الامین و المامون

مترجمہ مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر دین و دنیا دہلی۔ ایک عربی تاریخی ناول کا ترجمہ، خلافت عظمیٰ بنی عباس کے جلیل القدر کیرکٹر کا خاکہ، دربار خلافت کے جوڑ توڑ، عربوں اور ایرانیوں کی سیاسی کشمکش، خلیفہ ہارون الرشید اعظم کے فرزند امین و مامون کا مجادلہ، ایرانی پولیٹیکل خفیہ اور پراسرار انجمنوں کی انقلابی جدوجہد، معلومات کے خزانہ کو مالا مال کرنیوالے سچے تاریخی واقعات، حسن و عشق کے دلدوز و پرسوز و گداز واقعات، فراق و وصال کے حیرت انگیز کرشمے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عـہ/) علاوہ محصولڈاک +

صحابیات

جن بزرگ خواتین کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلّم کی زیارت یا قدمبوسی کا فخر حاصل ہوا ان کے حالات زندگی۔ مؤلفہ مولٰینا نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتحپوری۔ اس کتاب میں پہلے امہات المومنین رضی اللہ عنہا پھر بنات النبی صلعم اس کے بعد عام صحابیات کے حالات ہیں۔ اگر آپ عہد نبویؐ کی خواتین کے اخلاقی، جنگی اور علمی کارنامے۔ عقائد۔ عبادات اور معاشرت کی صحیح تصویر دیکھنا چاہیں تو یہ کتاب منگا کر ملاحظہ فرمادیں۔ مفید ہے۔ قیمت تین روپیہ (عـہ۳/)

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ پنڈی بہاؤالدین